مسلمان بننے میں مدد ملی اور انقلابی حالات سامنے آئے۔

قیام پاکستان کے مقاصد میں یہ بات شامل ہے کہ حکومت وقت ایسے اقدامات کرے گی جس سے اسلام کی دعوت کو فروغ حاصل ہوگا۔ اس میں بنیادی بات عربی کی تدریس اور معرفت ہے بدقسمتی سے یہ کام کوئی حکومت نہ کر سکی اگر ایک فوجی حکمران نے یہ کام سرانجام دے ہی دیا ہے تو اب اس کی مخالفت سمجھ سے بالاتر ہے محترم حقانی صاحب کو اس کی مخالفت کرنے کی بجائے اس کی بہتری کے لئے تجاویز دینی چاہئیں تھیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں عربی زبان کی تدریس کے لئے نصاب بہت سہل آسان اور طلبہ کے معیار اور قابلیت کے مطابق بنانا چاہئے اس میں اصلاح کی گنجائش ہے محکمہ تعلیم کو اس پر غور کرنا چاہئے اور ماہرین لسانیات خصوصاً عربی زبان سے متعلق اساتذہ کی آراء اور تجاویز کو سامنے رکھ کر اس میں تبدیلی لانی چاہئے۔

لیکن نصاب سے عربی لازمی کو ختم کرنا اور اس طرح کی رائے کا اظہار کرنا قرین انصاف نہیں ہے اور نہ ہی یہ دانشمندانہ فیصلہ ہوگا ہماری رائے میں عربی کو لازمی مضمون کے طور پر شامل رہنا چاہئے اور اس کی بہتری کیلئے غور وفکر کرتے رہنا چاہئے

سانحہ گوجرہ۔۔۔۔۔۔۔۔ المناک اور شرمناک

اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق بڑے واضح ہیں۔ ایک اسلامی ریاست کا اولین فرض ہے کہ وہ غیر مسلموں کے مال وجان عزت وآبرو کا نہ صرف مکمل تحفظ کرے بلکہ انہیں امن وسلامتی کی ضمانت دے مذہبی رسومات ادا کرنے کی آزادی دے۔ غیر مسلم اسلامی ریاست میں تجارت تعلیم سیاست اور دیگر معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں ان کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ ملکی قوانین کے احترام کے ساتھ مسلمانوں کے جذبات کا بھی خیال رکھیں۔ خصوصاً پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام اور قرآن حکیم کی حرمت اور ان کی تعظیم کریں۔ اور کبھی بھی ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں جن سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوں۔

لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں ایسا قابل رشک ماحول نہ بن سکا جہالت اور ناخواندگی کی وجہ سے غیر مسلم شعائر اسلام کی توہین کرتے رہتے ہیں اور اس پر مسلمانوں کا ردعمل بھی تمام حدود وقیود سے تجاوز کر جاتا ہے جس سے جانی ومالی نقصان کے ساتھ وطن عزیز کی بدنامی بھی ہوتی ہے۔

سانحہ گوجرہ اس کی بدترین مثال ہے جس کی تفصیلات ذرائع ابلاغ میں آچکی ہیں چونکہ یہ معاملہ ابھی عدالت میں ہے جس پر کسی قسم کا تبصرہ مناسب نہیں لیکن ایک بات طے ہے کہ جہاں یہ واقعہ کربناک اور المناک ہے وہاں شرمناک بھی ہے تمام حکومتی مشینری نے بھی یکطرفہ طور پر ہمدردی کا اظہار کیا اور زخمی ہونے والے مسلمان بچوں اور نوجوانوں کی عیادت تک نہ کی چہ جائیکہ اس کا کوئی معاوضہ دیا جاتا۔ اصولی طور پر ایسے حادثات میں جانبین کے ساتھ اظہار ہمدردی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ معاملات کو بہتر طور پر کنٹرول کیا جاسکے غیر مسلموں کے نقصان پر تو کروڑوں کے اعلانات ہوئے۔ مگر مسلمانوں کی خیریت تک بھی معلوم نہ کی ہم ارباب اقتدار سے گذارش کریں گے کہ وہ اعتدال کا راستہ اختیار کریں اور سانحہ گوجرہ کے تمام مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں خصوصاً قرآن حکیم کی توہین کے مرتکب افراد کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور قانون کے مطابق سلوک کیا جائے اور تمام بے گناہ افراد کو رہا کیا جائے